مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا

شیخ الاسلام والمسلمین

حضرت خواجہ قمر الدّین سیالوی قدس سرہٗ

کا

فتویٰ

بر تحذیر النّاس

مؤلفہ: صاحب الیمین غفرلہٗ

ناشر: انجمن دعوتِ اصلاحِ فکر ◎ ابدالی روڈ، گھنٹہ گھر ملتان

ترے دینِ پاک کی وہ ضیا کہ چمک اُٹھی رہِ اصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا، کہیں نور ہے کہیں نار ہے

کوئی جان بسکے مہک رہی کسی دلمیں اسکی کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یکرہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا،
وہ شہید لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے

یہ ہے دیں کی تقویت اُس کے گھر، یہ ہی مستقیم صراطِ شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

وہ حبیب پیارا تو عُمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

ہدیہ ۲ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ !
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۲ : ۴۲)
"اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ دانستہ حق کو نہ چھپاؤ" !

شانِ نزول

یہ آیتِ مبارکہ کعب بن اشرف اور دیگر علما و رؤساءِ یہود کے حق میں نازل ہوئی۔
یہ اپنی جاہل و خسیس قوم سے مال و زر ہتھیاتے اور قوم سے سالانے غط رلود کر کے نعلیں بجایا کرتے تھے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے اکابرین یہود نے خائف ہوکر توراۃ میں مذکور حضور کی نعت وصفت اپنی قوم سے چھپانا شروع کر دی تاکہ قوم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاکر کہیں ہم سے برگشتہ نہ ہو جاتے اور جو مالی منافع ہمیں حاصل ہیں، مبادا ہم سے جاتے رہیں۔
چنانچہ انہوں نے تحریف و تغییر کو اپنا وطیرہ بناکر حضور کے اوصافِ حمیدہ کو مال و زر کے لالچ میں آشکارا نہ کرنے کا عزم کرلیا۔ وہ اپنی ہزلیات کو حق سے تعبیر کرنے اور حضور کے کمالات جلیلہ وجمیلہ کے ذکر سے کترانے لگے ان کے اس مذموم و مردود فعلِ قبیح پر یہ فرمانِ الٰہی حق وصداقت کی گواہی بن کر نازل ہوا۔ احد (خزائن العرفان، خازن، مدارک)

ف :

منافق کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرے (از حدیث)
ذرائع ابلاغ میں تحریر کو موثر ذریعہ گردانا جاتا ہے۔ یہ الگ بحث ہے کہ تحریر فکر انگیز ہو یا شر انگیز ؟ !
گذشتہ چند برسوں میں "ہفتگی" "ماہوارے" پیسے کی ریل پیل کے سبب ہر سو پھدکتے دکھائی دینے لگے ہیں۔ اور ان سے وابستہ بعض "لکھاری" اپنے "قاری" کو سچ پڑھنے کی ترغیب سے بیزار اور بزعم خود محقق و مبصر کہلانے کے جنون میں مبتلا نظر آتے ہیں۔
بے سر و پا اور دیانت سے بے نیاز مواد کو علم و تحقیق سے منسوب و موسوم کرنے کی گھٹیا روایت "ہیروئن" کی طرح وباءِ عام بنتی جارہی ہے۔

"خیر کے بارے میں پہلے ایک شر انگیز لکھاری کی خیانتِ مجرمانہ یوں دیکھنے کو ملی کہ اُس نے کمال ڈھٹائی سے شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی قدس سرہٗ کو مولوی قاسم نانوتوی کا ہمنوا ٹھہرا دیا اور مولوی صاحب کی تصنیف "تحذیر الناس" کو حضرت شیخ الاسلام کی پسند قرار دیدیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

تحذیر الناس کی اظہر و بین کفریہ عبارت اور حصارِ ختمِ نبوّت میں نقب زن جملے پر نصف صدی سے اہلِ حجاز و عجم سراپا احتجاج ہیں۔ مگر خوفِ خدا سے عاری صاحبِ تحذیر کے حواری کفر کا یہ طوق اپنے "بڑے" کے گلے میں پڑا رہنے دینے پر مُصر چلے آتے ہیں۔

اجماعی واساسی عقیدۂ ختمِ نبوّت کے مؤیّد، علومِ عقلیہ و نقلیہ کے بحرِ ذخار شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی قدس اللہ سرہ کو تحذیر الناس کی کفریات کا ہمنوا لکھتے ہوئے "منتحل" کا محرّر ذرا نہیں شرمایا۔

طوالت کا خوف دامنگیر نہ ہوتا تو تحذیر الناس کے "جمالِ جہاں آرا" کی نقاب کشائی کرتے سرِدست ہم شیخ الاسلام والمسلمین کی تحذیر الناس اور صاحبِ تحذیر کے بارے میں وقیع فاضلانہ رائے اور حقیقتِ واقعیہ ان کے مکتوبِ عالیہ کی فوٹوسٹیٹ نقل کے ساتھ نذرِ قارئین کرتے ہیں۔ اس عنوان پر مدلّل و مفصّل گفتگو انشاءاللہ ہم کسی دوسری فرصت میں کریں گے۔

فنقول و باللہ التوفیق!

مکتوب حضرت شیخ الاِسلام والمُسلمین:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ واصحابہم وعلیٰ من تبعہم باحسان الیٰ یوم الدین۔ اما بعد!

کچھ عرصہ ہوا فقیر کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنیٰ صرف آخری نبی اگر نہ بھی لیا جاتے بلکہ یہ معنی بھی کر لیا جاتے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں تو نہایت مناسب ہوگا۔ کیا زید پر فتویٰ کفر لگایا جا سکتا ہے یا نہ؟

جواب میں لکھا کہ اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جاتے گا۔ بعد میں سنا گیا کہ بعض علماء اہلِ سنت نے فقیر کے اس فتویٰ کو اس وجہ سے ناپسند کیا کہ مولوی قاسم نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس کی اس نوعیت کی

عبارت پر علمائے اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے. چنانچہ رسالہ مذکور کا مطالعہ کیا تو تحذیر الناس کی عبارت اور اس استفتاء کی عبارت میں فرق بعید ثابت ہوا.

نمبرا ۔ رسالہ مذکور کی تمہید ہی مندرجہ ذیل تصریحات پر مبنی ہے۔

۱: خاتم النبیین کا معنیٰ لا نبی بعدہٗ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لینے پر مصر ہے حالانکہ یہ معنیٰ احادیث صحاح سے ثابت ہے اس پر اجماعِ صحابہ ہے۔ ومن بعدھم الیٰ لیومنا ھٰذا متواتر متوارث یہی معنیٰ کیا جارہا ہے۔

۲: رسالہ مذکور میں واضح طور پر لکھا ہے کہ خاتم النبیین کا معنیٰ آخر الانبیاء کرنے سے کلامِ قبل لٰکنّ وما بعد لٰکنّ یعنی مستدرک منہ و مستدرک کے مابین کوئی تناسب نہیں رہتا.

۳: رسالہ میں موجود ہے کہ یہ معنیٰ کرنے سے کلامِ الٰہی میں حشو و زوائد کا قول کرنا پڑے گا یعنی لٰکنّ زائد حرف ماننا پڑے گا

۴: کہتا ہے کہ یہ مقامِ مدح ہے اور آخر الانبیاء ماننے سے مدح ثابت نہیں ہوتی. بلکہ عام انسانوں کے عام حالات ذکر کرنے میں اور یہ معنیٰ لینے میں کوئی فرق نہیں وغیرہ ذالک من التہافۃ الضئیلۃ الجدوی

اس فقیر نے ضروری خیال کیا کہ اس صورتِ واقعیہ اور اس فرضی استفتاء میں فرق کی بناء پر رسالہ مذکورہ کی عبارت کے بارے میں اپنی ناقص رائے ظاہر کرے.

۱۔ تحذیر الناس میں کہیں بھی خاتم النبیین کا معنیٰ خاتم الانبیاء۔ لانبی بعدہٗ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیا گیا تاکہ دو معانی مانعۃ الجمع کی تاویل کی جاسکے. بلکہ آخر الانبیاء کے معنیٰ کو غیر صحیح ثابت کرنے کے الفاظ لائے گئے ہیں لہٰذا احادیث صحیحہ سے انکار اور اجماعِ صحابہ سے فرار اور باقی اُمّت کے متفق عقیدہ و اجماع سے تضاد قطعی طور پر ثابت ہے.

۲:۔ مصنّف رسالہ کے ذہن میں کلامِ ماقبل لٰکنّ و مابعد لٰکنّ میں تناسب کی نفی بیٹھ گئی ہے اگر اپنے کیے ہوئے معنیٰ پر نظر ڈالتا تو اس صورت میں بھی اس کو یونہی نظر آتا. یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کو فیض رساں ہیں. اب بتائیے کہ اس مستدرک منہ اور مستدرک میں فرق لٰکنّ نے کیا کیا؟ اور کیا مناسبت اس استدراک کی وجہ سے پیدا ہوئی ؟

۳۔ اور معنیٰ کے اعتبار سے بھی حرف لٰکنّ زائد ثابت نہ ہو تو کیا ہوا؟ واو عاطفہ یہ کام نہ کر سکتی تھی؟ استدراک کی ترکیب کیوں استعمال فرمائی گئی؟ اس کو دکی نادان کو سمجھ ہوتی تو معنی لانبی بعدہٗ

صلی اللہ علیہ وسلم کرنے سے مدح بالذات اس موصوف بالذات کے لیے اظہر من الشمس اور ابین من الامس موجود ہے۔ احادیث صحیحہ کے انکار کی ضرورت بھی پیش نہ آتی۔ شذوذ عن الجماعۃ بھی نہ کرنا پڑتا۔ غور فرمائیے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن تم یہ مت خیال کرو کہ باپ کی سی شفقت رافت اور رحمت سے تم محروم ہو۔ کیونکہ وہ رحمۃ للعلمین کافۃ الناس کے لیے قیامت تک آخری رسول ہیں جن کی شفقت و رحمت باپ سے ہزاروں درجہ زیادہ ہے جو ہمیشہ کے لیے تمہیں نصیب رہے گی۔ وہ تو عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کا رتبہ رکھنے والے رسول ہیں۔

اب بتائیے موصوف بالذات و مقام مدح والا اشکال حل ہوا یا نہ؟ اور مستدرک منہ اور مستدرک کے مابین مناسبت سمجھ میں آئی یا نہ؟ اور مصنف کے دماغ سے حشو و زوائد خارج ہوا یا نہ؟

مصنف تحذیر الناس ان چند علمی مصطلحات کا ذکر وہ بھی بالکل بے محل اور بے ربط کرتے ہوئے اپنی عامیانہ نظر و فکر پر پردہ نہ ڈال سکا اور التزاماً منکر احادیث صحیحہ و نصوص متواترہ قطعیہ ثابت ہونے کے علاوہ شاذ عن الجماعۃ و فارق اجماع ثابت ہوا لہذا فقیر کا فتویٰ عدم تکفیر اسی فرضی زید کے متعلق ہے نہ کہ مصنف تحذیر الناس کے لئے:

والحق ما قد قیل: فی حقہ من قبل العلماء الاعلام

فقیر محمد قمر الدین السیالوی
سجادہ نشین
آستانہ عالیہ سیال شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلیٰ من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین - امابعد ! کچھ عرصہ ہوا فقیر کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی اگر نہ بھی لیا جائے بلکہ یہ معنی بھی کر لیا جائے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں تو بتایئے مناسب ہوگا کیا زید پر فتویٰ کفر لگایا جا سکتا ہے یا نہ ؟ جواب میں لکھا کہ اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جائیگا بعد میں سنا گیا کہ بعض علماء اہل سنت نے فقیر کے اس فتویٰ کو اس وجہ سے ناپسند کیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس کی اس نوعیت کی عبارت پر علمائے اہل سنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے - چنانچہ رسالہ مذکور کا مطالعہ کیا تو تحذیر الناس کی عبارت اور اس استفتاء کی عبارت میں فرق بعید ثابت ہوا کہ رسالہ مذکور کی تمہید میں مندرجہ ذیل تصریحات پر مبنی ہے -

(۱) خاتم النبیین کا معنی لا نبی بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ لینے پر مُصر ہے - حالانکہ یہ معنی احادیث صحاح سے ثابت ہے - اس پر اجماع صحابہ ہے و من بعدہم الیٰ یومنا ہذا متواتر متوارث یہی معنی کیا جا رہا ہے -

(۲) رسالہ مذکورہ میں واضح طور پر لکھا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخر الانبیاء کرنے سے کلام ما قبل لکن و ما بعد لکن یعنی مستدرک منہ و مستدرک کے درمیان کوئی تناسب نہیں رہتا -

(۳) رسالہ میں موجود ہے کہ یہ معنی کرنے سے کلام الٰہی میں حشو و زوائد کا قول کرنا پڑے گا یعنی لکن زائد حرف ماننا پڑے گا

(۴) کہتا ہے کہ یہ مقام مدح ہے اور آخر الانبیاء ماننے سے مدح ثابت نہیں ہوتی بلکہ عام انسانوں کے عام حالات ذکر کرتے ہیں اور یہ معنی لینے میں کوئی فرق نہیں و غیر ذالک من التحافۃ الفضیحۃ المردودۃ اس فقیر نے ضروری خیال کیا کہ اس صورت واقعیہ اور اس فرضی استفتاء میں فرق کی بنا پر رسالہ مذکورہ کی عبارت کے بارے میں اپنی ناقص رائے ظاہر کرے -

(۱) تحذیر الناس میں کہیں بھی خاتم النبیین کا معنی خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں لیا گیا تاکہ دو معانی ما لغۃ الجمع کی تاویل کی جا سکے - بلکہ آخر الانبیاء کے معنی کو غیر صحیح ثابت کرنے کے الفاظ لائے گئے ہیں لہٰذا احادیث صحیحہ سے انکار اور اجماع صحابہ سے فرار اور باقی امت کے متفق عقیدہ و اجماع سے لفظاً و قطعی طور پر ثابت ہے

۲) مصنف رسالہ کے ذہن میں جو کلام ماقبل الکن اور مابعد لکن میں تناسب کی نفی بیٹھ گئی ہے اگر
ایسے کیے ہوئے معنی پر اظہر خیالے ولما تقدم تو اس صورت میں بھی اس کو تو نہیں نظر آتا کہ یعنی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام
انبیاء کو فیض رساں ہیں۔ اب بتائیے کہ اس مستدرک منہ اور مستدرک میں فرق
تکھنے کیا گیا۔ اور کیا مناسبت اس استدراک کی وجہ سے پیدا ہوئی ؟

۳) اور معنی کے اعتبار سے کبھی حرف لکن زائد ثابت نہ ہو تو کیا ہوا۔ واو عاطفہ یہ کام
نہ کر سکتی تھی ؟ استدراک کی ترکیب کیوں استعمال فرمائی گئی ؟ اس کو دیکھنا درج
کو سمجھ لیں تو معنی لا نبی بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم کرنے سے مدح بالذات اس موصوف
بالذات کیلئے اظہر من الشمس اور ابین من الامس موجود ہے۔ احادیث صحیحہ کے انکار کی
بھی صورت پیش نہ آتی۔ شذ و شذ عن الجماعۃ بھی نہ کرنا پڑتا غور فرمائیے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۝
یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تم جیسے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن تم یہ مت
خیال کرو کہ باپ کی سی شفقت و رأفت و رحمت سے تم محروم ہو کیونکہ وہ رحمۃ للعالمین
کافۃ الناس کیلئے قیامت تک آخری رسول ہیں جن کی شفقت و رحمت باپ سے
ہزاروں درجہ زیادہ ہے جو ہمیشہ کیلئے تمہیں نصیب رہے گی وہ تو عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ کا رتبہ رکھنے والے رسول ہیں۔ اب بتائیے
موصوف بالذات و مقام مدح والا اشکال حل ہوا یا نہ ؟ اور مستدرک منہ اور
مستدرک کے مابین مناسبت سمجھ میں آئی یا نہ ؟ اور مصنف کے دماغ سے حشو و
زوائد خارج ہوا یا نہ ؟ مصنف تحذیر الناس ان چند علمی مصطلحات کا ذکر مرہ
بھی بالکل بے محل اور بے ربط کرتے ہوئے اپنی عامیانہ نظر و فکر پر پردہ نہ ڈال سکا اور
بعض زائد منکر احادیث صحیحہ و نصوص متواترہ قطعیہ ثابت ہونے کے علاوہ شاذ عن
الجماعۃ و خارق اجماع ثابت ہوا۔ لہذا فقیر کا فتویٰ عدم تکفیر اس فرضی زید کے متعلق
ہے نہ کہ مصنف تحذیر الناس کیلئے۔ والحق ما قد قیل فی حقہ من قبل العلماء والاعلام

فقیر محمد قمر الدین السیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف

نقل مکتوب بشکریہ "دعوتِ فکر" : ـــــ از محمد منشا تابش قصوری